DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan, Pakistan

دارالافتاء

استفتاء

(1)۔۔۔۔۔ عورت کا دورانِ سفر مسجد کے اندر نماز پڑھنا کیسا ہے۔؟

(2)۔۔۔۔۔ اسپیکر یا وہ اذان جو ریکارڈ کی ہو سننے پر اذان کا جواب دینا ضروری ہے یا نہیں۔؟

(3)۔۔۔۔۔ اگر صف میں خلا ہو تو خلا پر کرنے کے لیے نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

(4)۔۔۔۔۔ جس مصلیٰ پر خانہ کعبہ یا گنبدِ خضراء کی تصویر بنی ہو اس پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے۔؟

مستفتی: عبدالوکیل

الجواب بعون الملک الوہاب

(1)۔۔۔۔۔ عورت کے لیے دورانِ سفر مسجد کے اندر نماز پڑھنا جائز ہے۔ البتہ اگر مسجد میں جماعت ہو رہی ہو تو اسے چاہیے کہ پچھلی صف میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے اور اگر نماز ہو چکی ہو تو مسجد کے کونہ یا ستون کی آڑ وغیرہ میں ایسی جگہ کھڑی ہو کر نماز پڑھے جہاں نامحرم مردوں کی نظر نہ پڑے، لیکن اگر ایسی جگہ میسر نہ ہو تو کسی چادر وغیرہ سے پردہ کا اہتمام کرتے ہوئے نماز ادا کرنا ضروری ہے، سفر میں بھی نماز چھوڑنے کی بالکل گنجائش نہیں۔

(2)۔۔۔۔۔ براہِ راست سنی جانے والی اذان کا جواب دینا شرعاً مستحب ہے، خواہ اذان اسپیکر کے ذریعے ہو یا بغیر اسپیکر کے ہو، البتہ وہ اذان جو محفوظ شدہ (recorded) ہو ایسی اذان کا جواب دینا مستحب نہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص محفوظ شدہ اذان کا جواب دیدے تو اسے اللہ کا ذکر کرنے کا ثواب مل جائے گا۔

(3)۔۔۔۔۔ صف کے خلا کو پر کرنے کے لیے نمازی کے آگے سے گزرنا یا صف کو چیر کر جانا درست ہے۔

(4)۔۔۔۔۔ جس مصلیٰ (جائے نماز) پر بیت اللہ یا گنبدِ خضراء کی تصویر بنی ہو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے، اس لیے کہ تصویر کا حکم اصل کا حکم نہیں ہوتا۔ البتہ بیت اللہ اور گنبدِ خضراء والی جگہ پر پاؤں رکھنا یا بیٹھنا بے ادبی ہے، لہذا بہتر یہی ہے کہ ایسا مصلیٰ استعمال کیا جائے کہ جس پر مذکورہ مقدس مقامات کی شبیہ نہ ہو۔ (ماخذ فتاویٰ محمودیہ بتصرف ج،6 ص،674)

الشامية (396/1)

(قوله: وقال الحلواني ندبا إلخ) أي قال الحلواني: إن الإجابة باللسان مندوبة والواجبة هي الإجابة بالقدم.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (108/2)

(لا) تجب (بسماعه من الصدى والطير) (قوله من الصدى) هو ما يجيبك مثل صوتك في الجبال والصحاري ونحوهما كما في الصحاح.

الشامية (570/1)

(قوله لتقصيرهم) يفيد أن الكلام فيما إذا شرعوا. وفي القنية قام في آخر صف وبينه وبين الصفوف مواضع خالية فللداخل أن يمر بين يديه ليصل الصفوف لأنه أسقط حرمة نفسه فلا يأثم المار بين يديه،

دارالافتاء
فتویٰ نمبر 29/8
مورخہ ۸/۷/۳۹ھ

Scanned by CamScanner

دل عليه ما في الفردوس عن ابن عباس عنه صلى الله عليه وسلم «من نظر إلى فرجة في صف فليسدها بنفسه، فإن لم يفعل فمر مار فليتخط على رقبته فإنه لا حرمة له» أي فليتخط المار على رقبة من لم يسد الفرجة.

واللہ اعلم بالصواب

عمار یاسر شاہ عفی عنہ

عمار یاسر شاہ عفی عنہ

دار الافتاء: صادق آباد

4/رجب المرجب 1439ھ بمطابق 22/مارچ 2018ء

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 29/8
مورخہ ۳۹/۷/۵

دستخط: مفتی احسن عزیز صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
عبد الحکیم عفی عنہ
۱۴۳۹/۷/۴ھ

نائب مفتی

دستخط: مفتی حماد اللہ نور صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
ابوالحسن حماد اللہ
۲۹/۰۶/۰۴ھ

نائب مفتی

دستخط: مفتی طارق بشیر صاحب مدظلہم

الجواب الصحیح
ابو حنظلہ ... عفی عنہ
۸/۷/۳۹ھ

نائب مفتی

نوٹ: ۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔
۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shariainbiz@gmail.com

Scanned by CamScanner